Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

# روزنامہ الفضل قادیان

جلد ۳۳ | یوم چہارشنبہ | ۲۲ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش | ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۴ ھ | ۲۲ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۹۶

## مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۱ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ڈلہوزی سے بذریعہ فون دریافت کرنے پر ۸ بجے شام معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ اہل بیت عظام کی خیریت ہے۔

قادیان ۲۱ ماہ ظہور۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں۔ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب واپس تشریف لے آئے ہیں۔

کل صبح ۶ بجے کی گاڑی سے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے بہت سے احباب سٹیشن پر موجود تھے۔ بہت سے دوستوں نے پھولوں کے ہار ان کے گلے میں ڈالے۔ جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب نے تمام مجمع سمیت دعا کی۔ اور نعروں کے درمیان چوہدری صاحب موصوف عازم سفر ہوئے۔ احباب بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ کل ان کے اعزاز میں جو پارٹی دی گئی۔ اس میں ملک عطاء الرحمن صاحب نے خدام الاحمدیہ کی طرف سے اور [illegible] قدرت اللہ صاحب نے واقفین زندگی کی طرف سے ایڈریس پڑھا۔

[illegible] کے بعد جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی گھنٹہ سوا گھنٹہ تک اہم اسلامی مسائل پر قرآن کریم سے روشنی ڈالتے رہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔



# ایٹم بم نے آریہ سماج کے ایک مشرکانہ عقیدہ کو پاش پاش کر دیا

اس کی ایک نئی ایجاد جو [illegible] ایٹم بم کے نام سے دنیا میں ظاہر ہوئی ہے۔ اس کے متعلق جہاں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ یہ ایک ایسی ایجاد ہے جو عنقریب دنیا میں انقلاب پیدا کر دے گی۔ کیا سیاسی اور کیا صنعتی اور کیا معاشرتی لحاظ سے وہاں اس کے متعلق یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ مذہبی دنیا پر بھی اس کا خاص اثر پڑیگا۔

ہندو دھرم کا اور خاص کر آریہ سماج کا جو اپنے آپ کو ہندو دھرم کی اصلاح یافتہ صورت بتاتی ہے۔ یہ مسلمہ عقیدہ ہے۔ کہ ایشور (خدا) جیو (روح) پرکرتی (مادہ) تینوں انادی ابدی ہیں۔ مگر باوجود اس کے ایشور سب پر حکمران ہے۔ اور وہ اس کے ماتحت ہیں۔ چنانچہ آریہ سماج کے پانچویں ستیارتھ پرکاش ایڈیشن چہارم کے صفحہ ۲۲۶ میں لکھا ہے۔

"جیسے راجا اور رعیت ایک وقت میں ہوتے ہیں اور راجا کے ماتحت رعیت ہوتی ہے۔ ویسے ہی پرمیشور کے ماتحت جیو اور مادی اشیاء ہیں"

اور اسی بناء پر دنیا کی پیدائش کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ

"علت مادی پرکرتی اور پرمانوں (ذرات) کو کہتے ہیں جن کو تمام کائنات کے بنانے کا سامان سمجھتے ہیں" (صفحہ ۲۴۳)

اور ان کا مذہب انہیں بتاتا ہے کہ اگر یہ چیزیں جنہیں وہ ایشور کی طرح ازلی اور ابدی سمجھتے ہیں۔ اگر ایشور کے پاس پہلے سے نہ ہوتیں۔ جو اسی کی طرح ابد سے ہی موجود نہ ہوتیں۔ تو وہ اس دنیا کو بھی نہ بنا سکتا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

"پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور پرکرتی کو [illegible] (ذرات) اور آکاش (آسمان) اور نیز جیو [illegible] موجود ہوتے ہیں۔ ان سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہوتا تو دنیا بھی نہ ہوتی" (صفحہ ۲۴۹)

ان الفاظ میں سے مادہ کے ازلی ہونے کے متعلق آریہ سماج سب سے بڑی دلیل یہ پیش کیا کرتی ہے۔ کہ وہ ایسے ذروں سے مل کر بنتی ہے۔ جو تقسیم نہیں کئے جا سکتے یعنی توڑے نہیں جا سکتے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ مادہ ازلی ہے۔ چونکہ دنیا کی پیدائش کے متعلق سائنس کی اس تحقیق پر بنیاد کی ہے۔ کہ تمام (Elements) (عناصر) نہایت چھوٹے چھوٹے ذروں سے جو مختلف atoms سے مل کر بنتے ہیں۔ اور قدیم سے یہ بھی عقیدہ چلا آرہا تھا۔ کہ atom سب سے چھوٹا پیمانہ ہے۔ جسے آگے تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اس ادعا پر جمے ہوئے تھے۔ کہ پرمانوں یعنی ذرات ازلی ہیں۔ کیونکہ وہ تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اور جو چیز تقسیم ہو جاتی ہے وہ تقسیم کے بعد معدوم ہو جاتی ہے۔ اور وہ ازلی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"جو شے ترکیب سے بنتی ہے۔ وہ ترکیب سے پیشتر نہیں ہوتی۔ اور تفریق و تقسیم کے آخیر میں نہیں رہتی" (صفحہ ۲۵۱)

مطلب یہ کہ چونکہ پرمانوں تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اس لئے وہ ترکیب سے نہیں بنے۔ بلکہ ازلی ابدی ہیں۔ لیکن ایٹم بم کی ایجاد نے اس عقیدے کو بالکل غلط قرار دیدیا ہے اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ ایٹم یعنی پرمانوں کو توڑا جا سکتا ہے۔ اور اس سے طاقت حاصل کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ ایٹم بم کی جس ہیبت ناک طاقت اور قوت کا سب سے پہلا مظاہرہ جاپان میں کیا گیا۔ وہ اس بم کے موجدوں نے ایٹم کے [illegible] کو توڑ کر ہی حاصل کی تھی۔ اور آئندہ نہ معلوم ذرات کو توڑنے اور ان سے طاقت حاصل کرنے کا کام کس قدر وسیع پیمانے پر جاری ہو۔

یہ تو خدا تعالیٰ ہی کو علم ہے کہ ذرات کی طاقت اپنے قبضہ میں کر کے انسان دنیا کی ہلاکت اور تباہی کے سامان میں غیر معمولی اضافہ کر دیگا۔ یا مخلوق خدا کی بہتری اور بھلائی کے لئے صرف کریگا۔ لیکن اس ایجاد نے شرک کے ایک بہت بڑے ستون کو پاش پاش کر کے رکھ دیا ہے۔ اور وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ذرات کو شریک ٹھہراتے اور ازلی ابدی سمجھتے ہیں۔ ان پر واضح کر دیا ہے۔ کہ جس بناء پر وہ مادہ کو ازلی قرار دیتے ہیں۔ اسے خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ بندوں نے اپنے ہاتھوں چکنا چور کر دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے خدا کی دی ہوئی عقل و سمجھ سے ان کو توڑ دیا ہے۔

ہمارے نوجوان سائنس دانوں کو چاہئے کہ جہاں وہ اس نئی ایجاد کے متعلق علمی رنگ میں معلومات بہم پہنچائیں۔ وہاں ذرات کے ازلی ابدی ہونے کے غلط عقیدہ پر بھی زیادہ روشنی [illegible]

# شترِ بے مہار قوم اور بے گلہ بان کا گلہ

شملہ کانفرنس کے بعد مسلمان اور محب وطن اور اسلام کے شیدائی کہلانے والوں کے ایک طبقہ نے مولانا ابوالکلام آزاد کے خلاف اور دوسرے طبقہ نے مسٹر جناح کے خلاف جو طریق عمل اختیار کیا۔ وہ نہایت ہی افسوسناک بلکہ شرمناک تھا۔ سیاسی اختلافات کی بناء پر اس طرح دو نہایت معزز لیڈروں کے خلاف خاک اڑانا۔ ان کے متعلق تحقیر آمیز نعرے بلند کرنا اور سٹیشنوں پر ان کی ہتک کرنے کی کوشش کرنا۔ ان کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو ذلیل و رسوا کرنا تھا۔ مگر عام مسلمانوں کی حالت اس درجہ گر چکی ہے۔ اور لیڈر کہلانے والے ان سے اس قدر مرعوب ہیں۔ کہ کسی کو نہ صرف یہ محسوس نہ ہوا۔ اور ندامت کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ دونوں طبقوں کے اخبارات نے اپنے اپنے "مجاہدین" کی پیٹھ ٹھونکی اور حوصلہ افزائی کی۔

اخبار "صدق" کے ایڈیٹر صاحب نے یہ رونا روتے ہوئے اور انگلستان میں لیبر اور قدامت پسند پارٹیوں کے آپس کے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"سنتے ہیں کسی زمانہ میں سمع و طاعت

بابو عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر [illegible] قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

اطاعت۔ ڈسپلن غیروں کا نہیں اپنا شیوہ رہ چکا ہے۔ ڈیماکریسی (جمہوریت) کا جو فرضی بُت انہوں نے گھڑ رکھا ہے۔ اطاعت۔ بے چون و چرا اطاعت یہ اسی کی ہو رہی ہے۔ ہمارے ہاں یہ ہر قوم کسی امیر قوم کو کسی امیر الامراء کو۔ کسی قائد اکبر کو کسی قائد اعظم کو نہ سہی۔ کسی لیگ۔ کسی مجلس۔ کسی جمعیۃ کو نہ سہی خود کتاب و سنت کو ہی عملاً حاصل ہے؟ ہر زندہ ہستی کے متعلق گالیاں ہیں تو تالیاں ہیں۔ سیاہ جھنڈیاں ہیں اور برباد۔ مردہ باد کے نعرے ہیں۔ شتر بے مہار "قوم" بے لگام کا [illegible] "زندہ قوم" کیسے جلانے کا مستحق ہے؟

مگر سوال یہ ہے کہ جو لوگ یہ سب کچھ جانتے اور دیکھتے ہوئے بھی مامور من اللہ کی ضرورت کا اعتراف نہ کریں۔ اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور زمین و آسمان جس کی صداقت کے نشانات پیش کریں۔ اس کے جھنڈے تلے جمع نہ ہوں۔ انکی یہی حالت نہ ہو۔ تو اور کیا ہو؟ ان کے مقابلہ میں اس مٹھی بھر جماعت احمدیہ کو دیکھئے۔ دین کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کس شان سے پیش کر رہی ہے۔ اور ہر وقت کی تنظیم کی شاندار مثالیں قائم کر رہی ہے۔

## تعلیم القرآن کلاس کے نمائندگان کا مفصل پروگرام

۲۵ اگست صبح ۸ بجے سے لیکر ۱۱ بجے تک نمائندگان کا انٹرویو ہوگا۔ جس میں طلباء کو حسب لیاقت چار مختلف جماعتوں میں تقسیم کیا جاویگا۔

### روزانہ پروگرام حسب ذیل ہوگا

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صبح | ۷½ بجے | تا | ۸½ بجے | صرف و نحو |
| " | ۸½ " | " | ۹¼ " | قرآن کریم کا ترجمہ |
| " | ۹¼ " | " | ۹½ " | وقفہ برائے آرام |
| " | ۹½ " | " | ۱۰¼ " | مختلف دینی معلومات پر لیکچر |
| " | ۱۰¼ " | " | ۱۱ " | طبی کلاس |

نوٹ:- قرآن کریم کے ترجمے کے لئے طلباء کو حسب استعداد چار مختلف کلاسوں میں تقسیم کیا جاویگا۔ صرف و نحو کی تعلیم کے لئے دو کلاسیں ہونگی۔ دینی معلومات پر لیکچر کے وقت تمام کلاسوں کے نمائندگان مشترکہ طور پر استفادہ حاصل کر سکیں گے۔

مندرجہ بالا تعلیمی انتظام کے علاوہ نمائندگان مسجد اقصیٰ میں صحیح بخاری شریف کے درس سے اور بعد نماز ظہر قرآن کریم کے درس سے بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔

عبدالسلام اختر سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی

## ہمارا فرض

جنگ کے ختم ہو جانے کی وجہ سے ہماری ذمہ داریوں میں پہلے سے بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ تبلیغ اسلام کیلئے وسیع میدان ہمارے سامنے ہے۔ جنگ کی وجہ سے جو پابندیاں رسل و رسائل پر عائد تھیں۔ وہ اب دور ہو رہی ہیں۔ اور عنقریب تمام دنیا میں تبلیغی لٹریچر بھیجا جا سکیگا۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ جہاں تک اسے توفیق ملے تبلیغ کرے۔ احباب جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے یعنی تبلیغی لٹریچر کی اشاعت کے لئے چندہ نشر و اشاعت میں زیادہ سے زیادہ فراخدلی کے ساتھ حصہ لیں۔ تا زیادہ سے زیادہ مفید لٹریچر شائع کیا جائے۔ اور پیغام احمدیت دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جائے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

## ولادت پر درخواست دعا

سکندرآباد دکن۔ ۱۸ اگست۔ مکرم سیٹھ احمد الہ دین صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اہلیہ سیٹھ بشیر علی صاحب کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمد علی نام تجویز فرمایا۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے۔ کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مولود کو مخلص اور خادم احمدیت بنائے۔ اور خویش و اقارب کے لئے خوشی و مسرت کا باعث ہو۔

الفضل:- ہم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے تمام خاندان کو اس مسرت انگیز تقریب پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا کرے اور اپنے مخلص خاندان کی روایات سے بھی بڑھ کر خادم دین بنائے۔

## نئے احمدی مبلغین نائیجیریا پہنچ گئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ذیل کے مبلغین بخیر و عافیت نائیجیریا پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

(۱) مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی (۲) ملک احسان اللہ صاحب (۳) مولوی عبدالخالق صاحب (۴) چوہدری نذیر احمد صاحب۔

یہ مجاہدین براستہ عراق فلسطین، مصر، سوڈان، [illegible] نائیجیریا پہنچے۔ اور انہیں راستہ میں تقریباً ۵ ماہ لگے۔ انہوں نے سوڈان سے نائیجیریا تک لاری میں سفر کیا۔

خاکسار نذیر احمد مبلغ سیرالیون

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء

یہ امر احباب کے ذہن نشین کر دیا جا چکا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء سے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جس کی ادائیگی تمام احباب کے لئے ضروری ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ایک ماہ کی آمد پر بحساب دس فیصدی مقرر ہے۔ احباب سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ماہ نومبر ۱۹۴۵ء سے قبل ادا کر کے مرکز کو [illegible] جلسہ سالانہ میں کسی قسم کی دقت واقع نہ ہو۔ جو دوست [illegible] اجازت ہے۔ کہ اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ماہ بماہ اقساط میں ادا کرتے جائیں۔

(ناظر بیت المال)

سالانہ اجتماع

## ناشتہ خود لائیں

اجتماع پر کھانا مرکز کی طرف سے مہیا کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ مگر ناشتہ ہر خادم کو اپنے ساتھ لانا ہوگا۔ لیکن کسی پر تکلف ناشتہ کا اہتمام ہماری ٹریننگ کے منافی ہے۔ جس قسم کی تربیت ہم نوجوانوں کی مقصود ہے۔ وہ یہی ہے کہ تکلفات کی زندگی سے بے نیاز ہو جائیں۔ ناشتہ سادہ ہی نہیں بلکہ بغیر ناشتہ کے بھی [illegible] ہماری تربیت ضروری ہے۔ لیکن [illegible] فی الحال خدام سے یہ مطالبہ تو نہیں کہ اجتماع پر ناشتہ بالکل نہ کریں۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ ناشتہ بالکل سادہ ہو۔ چنانچہ مرکز نے یہ تجویز کیا ہے۔ کہ تمام خدام ناشتہ کے لئے ایک سیر بھنے ہوئے چنے لائیں۔ یا اسی قسم سے کوئی چیز بھنی ہوئی گندم یا مکئی وغیرہ۔ اس کے علاوہ مرکز بااجازت اب ایک وقت چائے مہیا کرنے کی کوشش کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار [illegible] سالانہ اجتماع

## ایک ضروری اعلان

آپ کو یاد دلانا ہی [illegible] تحریک جدید [illegible] کا خیال دل سے دور نہیں ہوتا۔ سخت افسوس کی بات ہے [illegible] ہوں مگر [illegible] تحریک جدید کے چندہ [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب [illegible] دور ہونے کے لئے حضرت کے حضور دعا کی درخواست کریں۔

ہر شخص جس نے تحریک جدید [illegible] کہ ۲۹ رمضان المبارک تک [illegible] اپنا وعدہ پورا کرے [illegible] تک وعدہ پورا کرنے والے [illegible] شائع کر دیئے جائیں گے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

183

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# مولوی محمد علی صاحب کا فیصلہ کن طریق مباہلہ سے گریز

اور

# اس پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش

### مولوی صاحب کا افسوسناک طریق عمل

اخبار "پیغام صلح" ۱۸ اگست ۱۹۴۵ء میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا ایک مضمون "کیا میاں محمود احمد صاحب مباہلہ کے لئے تیار ہیں؟" "میں نے حلف اٹھایا ہے وہ بھی حلف اٹھائیں" کے عنوانات کے ماتحت شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے ایک بار پھر تحریف و تبدیل کی اپنی پرانی عادت سے کام لیا ہے۔ اور جب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جیسی مقدس ہستیوں کی تحریرات میں تحریف سے کام لینے سے باز نہیں رہتے۔ تو پھر ان کا خاکسار کے خطوط میں تحریف سے کام لینا کوئی تعجب انگیز امر نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب نے فیصلہ کن طریق مباہلہ اور مباحثہ سے ہمیشہ ہی گریز کیا ہے۔ اور جب بھی گفتگو کسی مرحلہ پر پہونچنے لگے ایسا پیچ سے کام لے کر گریز جاتے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی جیسا کہ حالات کی وضاحت سے معلوم ہوگا مولوی صاحب نے ایسا ہی کیا ہے لیکن جہاں مولوی صاحب کی حقیقت پر پردہ ڈالنے کی گزشتہ تیس سالہ کوششیں ناکام رہی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقعہ پر بھی وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے

### واقعہ کیا ہے؟

واقعہ یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو "پیغام صلح" ۲۱ مارچ ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مولوی صاحب کی پارٹی کے ایک دوست محمد اسلم صاحب بی۔ اے جو کنٹرولر آف ملٹری اکونٹس آفس لاہور میں ملازم ہیں۔ یہ وہ اخبار پڑھنے کے لئے بھیج دیا۔ اور کچھ دنوں کے بعد وہ خود میرے پاس احمدیہ ہوسٹل میں تشریف لائے۔ اور کہا کہ اب تو مولوی صاحب نے بلا شرط مباہلہ پر آمادگی کا اظہار کیا ہے اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو مباہلہ سے انکار نہیں ہونا چاہیئے آپ حضور کی خدمت میں چٹھی لکھیں۔ کہ حضور بھی اب مباہلہ کے لئے آمادگی کا اعلان کر دیں۔ میں نے انہیں بتایا۔ کہ مولوی صاحب نے اس خطبہ میں بھی فیصلہ کن طریق مباہلہ سے گریز کیا ہے۔ اور محض آپ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے ایسا طریق اختیار کیا ہے۔ ورنہ اس خطبہ میں بھی انہوں نے ایسی شرائط رکھ دی ہیں۔ جو یا تو فیصلہ کن نہیں یا غیر متعلق ہیں۔ اور یا وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف غلط طور پر منسوب کر دی گئی ہیں۔ مثلاً جن امور پر مولوی صاحب نے دعوت مباہلہ دی تھی۔ ان میں سے شق نمبر ۲ کی طرف اشارہ کرکے میں نے کہا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ کہیں تحریر نہیں فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں ۱۹۰۱ء سے پہلے لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا۔ اسی طرح میں نے شق نمبر ۳ کے متعلق بھی انہیں بتایا۔ کہ یہ غیر متعلق ہے اور فیصلہ کن نہیں۔ کیونکہ اصل اختلاف تو مسئلہ نبوت کے متعلق ہے۔ اگر اس پر مباہلہ ہو جائے تو باقی مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ پھر میں نے محمد اسلم صاحب سے صاف الفاظ میں کہہ دیا۔ کہ چونکہ مباہلہ کے متعلق مولوی صاحب نے صفائی سے کام نہیں لیا۔ اس لئے میں حضور کی خدمت میں چٹھی لکھنے کو تیار نہیں۔ ان کے یہ کہنے پر کہ الفضل میں مضمون چھپوا دیا جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ بھی فضول ہے۔ کیونکہ جب تک مولوی صاحب صحیح طریق پر مباہلہ کے لئے آمادگی کا اظہار نہ کریں۔ اس وقت تک مباہلہ کی ہر کوشش بے فائدہ ہے۔ انہوں نے میرے ساتھ ان امور میں اتفاق کیا۔ اور کہا کہ ہاں اصل اختلاف تو مسئلہ نبوت کا ہے۔ اسی پر مباہلہ ہونا چاہیئے۔

### مولوی محمد علی صاحب کو چٹھی نمبر ۱

اس پر ہم دونوں نے طے کیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں چٹھی ارسال کی جائے جس کے نیچے ہم دونوں کے دستخط ہوں۔ اور اس میں لکھا جائے۔ کہ مولوی صاحب باقی امور کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عقیدہ نبوت کی تبدیلی کے مسئلہ پر مباہلہ کی آمادگی کا اظہار کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہم دونوں کی طرف سے جو چٹھی مولوی صاحب کی خدمت میں ارسال کی گئی۔ اس کی نقل حسب ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لاہور ۱۸/۴/۴۵

مکرمی محترمی قبلہ جناب حضرت مولوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اخبار "پیغام صلح" بابت ۲۱ مارچ ۱۹۴۵ء کے صفحہ ۵ پر آپ کا چیلنج مباہلہ پڑھا۔ جو آپ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان کو مخاطب کرکے دیا ہے۔ اس میں آپ نے جن امور پر مباہلہ کی دعوت حضرت مرزا صاحب کو دی ہے۔ ان میں سے فیصلہ کن امر صرف یہ ہے۔ جو آپ نے شق نمبر ۱ میں بیان فرمایا ہے اس لئے صرف اسی پر مباہلہ ہونا چاہیئے۔ باقی دو امور بالکل غیر متعلق اور فیصلہ کن نہیں ہیں۔ کیونکہ خود حضرت مرزا صاحب نے اس بات کا کہیں دعویٰ نہیں فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں فرمایا ہے کہ "۱۹۰۱ء سے پہلے جو میں لفظ نبی کی تشریح کیا کرتا تھا وہ غلط تھی" (یعنی وہ امر جو آپ نے شق نمبر ۲ میں بیان فرمایا ہے۔) اس لئے اس امر پر جس کے حضرت مرزا صاحب مدعی ہی نہیں دعوت مباہلہ دینا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

ہم آپ کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ براہ کرم آپ صرف اس امر پر ہی مباہلہ فرمائیں۔ کہ حضرت صاحب نے اپنا عقیدہ دربارہ نبوت تبدیل کر لیا تھا۔ اگر صرف اسی امر پر مباہلہ ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ضرور کوئی نہ کوئی نشان ظہور میں آئیگا۔

امید ہے آپ خط کے ذریعہ یا خطبہ جمعہ کے ذریعہ اس قسم کے مباہلہ پر اپنی آمادگی کا اظہار فرما کر اس جھگڑے کا جو سالوں سے دونوں جماعتوں کے درمیان چلا آرہا ہے تصفیہ فرما دینے میں کوئی موثر قدم اٹھائیں گے۔ والسلام

(۱) دستخط۔ فیض الرحمٰن فیضی (مبایع)

(۲) دستخط۔ محمد اسلم صاحب (غیر مبایع)

اس چٹھی کی نقل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھی ارسال کر دی گئی۔ تاکہ حضور کی طرف سے بھی منظوری آجائے۔ اور مباہلہ کی گفتگو پایۂ تکمیل کو پہونچ جائے۔ اس چٹھی کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب تو خاموش ہو گئے۔ البتہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے چھ دن کے اندر اندر بذریعہ رجسٹری خط جواب موصول ہو گیا۔ جس کی نقل حسب ذیل ہے:-

### حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جواب

نمبر F ۳۶۳۹ ۲۳/۴/۴۵ مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مورخہ ۱۸/۴/۴۵ ملا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ بالکل درست ہے۔ کہ انسان مباہلہ اپنے مسلمہ پر کرتا ہے نہ دوسرے کے اتہام پر۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی ہے۔ اور (۲) یہ کہ آپ جب بھی نبوت کا انکار کرتے تھے اس پہلی تعریف کے مطابق انکار کرتے تھے دوسری تعریف کے مطابق آپ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور وفات تک اس پر قائم رہے۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ اور اس دعوے پر ہم مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ مولوی صاحب بھی ہمارے بعض بتلائے ہوئے امور پر مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ انہیں بھی یہ حق ہوگا۔ کہ ہمارے بتلائے ہوئے امر کے بارہ میں یہ اعلان کر دیں کہ ان کا یوں دعویٰ نہیں یوں ہے۔ یا یہ کہ یہ غلطی ہوئی۔ اب وہ اس غلطی پر قائم نہیں۔ مگر یہ طریق درست نہیں کہ آدمی خود چیلنج دیتا چلا جائے۔ اور دوسرے کے چیلنج کو خاموشی سے گزار دے۔ انصاف یہ ہے کہ دونوں کو ایک سا حق دیا جائے۔ والسلام

دستخط۔ عبد الرحیم درد پرائیویٹ سیکرٹری

### مباہلہ کا اصل

ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے یہ الفاظ کہ "انسان مباہلہ اپنے مسلمہ پر کرتا ہے نہ دوسرے کے اتہام پر" ایک عام اصل کے بیان پر ہیں جو حضور نے ہمارے پیش کردہ طریق پر تحریر فرمایا۔ حضور نے مولوی محمد علی صاحب کی تحریر کی طرف اشارہ کرکے یہ الفاظ نہیں لکھے کہ مولوی صاحب کی فلاں تحریر میں مجھ پر فلاں اتہام باندھا گیا ہے۔ نہ حضور نے کسی اتہام کی نشاندہی کی اور نہ کوئی اتہام تسلیم کیا ہے۔ اصولاً حضور نے فرمایا کہ مباہلہ کے لئے اصل یہی ہے۔ کہ دوسرے کے مسلمہ پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی خط میں مولوی صاحب کے متعلق بھی حضور نے یہی تحریر فرمایا کہ وہ ہمارے بعض امور پر مباہلہ کریں۔ مگر چونکہ مباہلہ انسان اپنے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس لئے مولوی صاحب کو بھی یہ حق ہوگا۔ کہ وہ ہمارے بتائے ہوئے امر کے بارہ میں یہ اعلان کردیں۔ کہ "ان کا یوں دعویٰ نہیں یوں ہے"۔

## مولوی صاحب کا افترا

پس صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خط میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ پر فلاں اتہام باندھا ہے۔ نہ مولوی صاحب کا ذکر ہے نہ شق علے، عے، عسے کا۔ حضور نے اصولاً ایک بات تحریر فرمائی ہے۔ مگر مولوی صاحب نے خواہ مخواہ اسے اپنی طرف منسوب قرار دے لیا۔ سیدھی بات ہے اگر مولوی صاحب نے کوئی اتہام نہیں باندھا تو ایک عام اصول کو وہ اپنے اوپر چسپاں کیوں کر رہے ہیں۔ اور اگر انہوں نے سچ مچ حضور پر اتہام باندھا ہے۔ اور اس طرح وہ اصول اُن پر چسپاں ہوتا ہے۔ تو وہ تلملا کیوں اُٹھے ہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ کیا مولوی صاحب حضور کے سارے خط میں سے کوئی ایک فقرہ بھی ایسا دکھا سکتے ہیں۔ جس میں حضور نے لکھا ہو کہ مولوی صاحب نے مجھ پر فلاں اتہام باندھا ہے۔ پس جب حضور نے کہیں ایسا تحریر ہی نہیں فرمایا۔ تو مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ "میاں صاحب بروائت پرائیویٹ سیکرٹری کہتے ہیں کہ شق نمبر علے بھی انہیں مسلم نہیں یہ اُن پر محض میرا اتہام ہے"۔ حضور پر صریح افترا باندھنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اس تحریر سے میرا مدعا یہ نہیں کہ مولوی صاحب نے حضور پر اتہام نہیں باندھے۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے ایسا کیا ہے۔ اور میں انشاءاللہ آگے چل کر اسے ثابت بھی کرونگا۔ مگر یہاں صرف یہ بیان مقصود ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین کے خط میں مولوی صاحب کے کسی اتہام کے اقبال یا انکار کا کہیں ذکر نہیں یہ مولوی صاحب کو خود ہی اپنی کمزوری نظر آرہی ہے۔

## مولوی صاحب نے پورا خط شائع نہ کیا

پھر ہمارے خط کے ان الفاظ کے جواب میں کہ "براہِ کرم آپ صرف اس امر پر ہی مباہلہ فرمائیں کہ حضرت صاحب نے اپنا عقیدہ درباره نبوت تبدیل کرلیا تھا"۔ حضور اقدس نے وہ الفاظ لکھوائے جو حضور کے خط میں "ہمارا یہ دعویٰ ہے......" سے شروع ہوتے ہیں۔ پس نہ ہم نے اپنے خط میں مولوی صاحب کی شق علا کو مولوی صاحب کے اپنے الفاظ میں (جو یہ ہیں۔ "حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل کرلیا تھا۔ اور اپنی سابقہ تحریروں کو منسوخ کردیا تھا) تسلیم کیا اور نہ حضور نے مگر حیرت ہے۔ کہ مولوی صاحب ہمارے خط کے پہلے حصے کے متعلق جس میں ہم نے شق نمبر علا کا اجمالاً ذکر کیا ہے۔ حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ "مگر اُن کے (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ) کے ایک مرید ملک فیض الرحمن ایم۔ اے نے مجھے یہ لکھا کہ تین شقوں میں سے صرف شق علا فیصلہ کن ہے"۔ اور خط کے اس حصے کو جس میں شق نمبر علا کی وضاحت کی گئی ہے۔ دیدہ دانستہ چھپا لیا۔ حالانکہ خط میں ہم نے صاف لکھا تھا کہ "آپ صرف اس امر پر ہی مباہلہ فرمائیں کہ حضرت صاحب نے اپنا عقیدہ درباره نبوت تبدیل کرلیا تھا"۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہم نے مولوی صاحب کی تحریر کو اُن کے اپنے الفاظ میں قبول نہیں کیا۔ بلکہ اس امر پر زور دیا کہ شق نمبر علا میں سے بھی صرف تبدیلی عقیدہ نبوت ہی قابلِ غور ہے۔ اور باقی حصہ مثلاً سنہ ۱۹۰۱ء کے سن کی تعیین اور سابقہ کی تحریروں کی منسوخی کا مسئلہ ایسا ہے۔ جو فیصلہ کن نہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے خط میں "آپ صرف اس امر پر ہی مباہلہ فرمائیں" اور "اگر صرف اس امر پر ہی مباہلہ ہوجائے"۔ کے الفاظ میں سے "صرف" پر زور قابلِ غور ہے مگر مولوی صاحب نے ہمارے خط کے ان الفاظ کو تو بالکل نظر انداز کردیا جو اصل مقصود اور زیر اعتراض حصہ کی تشریح ہیں۔ اور اُن الفاظ کو لے لیا جو قابل تشریح ہیں۔ اور جن کی وضاحت اسی خط میں کردی گئی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس حصہ کو ظاہر کرنے سے مولوی صاحب کا مقصد حل نہیں ہوتا تھا۔ ورنہ جس طرح انہوں نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خط کو لفظ بہ لفظ نقل کردیا ہے۔ اسی طرح وہ ہمارے خط کو بھی (جس کا جواب انہوں نے شائع کیا) اخبار میں شائع فرما دیتے۔ مگر انہوں نے ہمارے خط کو دیدہ دانستہ شائع نہیں کیا۔

## مولوی صاحب نے اپنی پارٹی کے آدمی کا نام ظاہر نہ کیا

پھر مولوی صاحب کی حق پسندی کی ایک اور مثال بھی ملاحظہ ہو کہ جس خط کا حوالہ انہوں نے اپنے اخبار میں دیا۔ وہ صرف میری طرف سے نہ تھا۔ بلکہ اس کے نیچے ان کی اپنی پارٹی کے ایک فرد محمد اسلم صاحب کے بھی دستخط تھے۔ مگر مولوی صاحب نے اس ڈر سے کہ کہیں خود اُن کی اپنی جماعت میں بھی سبکی نہ ہو۔ اس نہایت ہی ضروری امر کا بھی ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ مولوی صاحب اپنی پارٹی کے افراد پر یہ ظاہر ہونے دیتے کہ اُن میں سے بھی بعض افراد مولوی صاحب کے ناروا طریق کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور نہ صرف سمجھنے لگ گئے ہیں بلکہ مولوی صاحب کو صحیح مشورہ تک بھی دینے کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ اس طرح تو سعید الفطرت غیر مبایعین کے لئے مولوی صاحب کے دعاوی کی حقیقت کے بے نقاب ہونے کا ڈر تھا۔ اسی لئے ایک تو انہوں نے ہمارا خط شائع نہ کیا دوسرے یہ "افترا" کیا کہ وہ خط ملک فیض الرحمن فیضی ایم۔ اے کی طرف سے تھا۔ حالانکہ وہ خط جہاں میری طرف سے بھی تھا وہاں اُن کے اپنے ہم خیال نوجوان کی طرف سے ان کی خدمت میں مؤدبانہ مشورہ اور درخواست تھی۔ کہ وہ ایسی باتوں کی بجائے ٹھوس اور پختہ اور فیصلہ کن امر کی طرف توجہ فرمائیں۔ افسوس اگر مولوی صاحب صرف اسی امر پر غور فرما لیتے تو اُن کیلئے کافی تھا۔ اور اس امر کو مدنظر رکھ کر ہی وہ آئندہ اپنی پارٹی کی آنکھوں میں دھول ڈالنے سے باز رہتے۔ مگر ان امور کے لئے خدا کے خوف اور تقویٰ کی ضرورت ہے۔

## مولوی صاحب کی طویل خاموشی

اس کے علاوہ ایک اور بات بھی قابل غور ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے خط کے اصل مخاطب مولوی محمد علی صاحب تھے نہ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ کیونکہ جو خط مولوی صاحب کی طرف ارسال کیا گیا تھا حضور کی خدمت میں اس کی نقل بھیجی گئی تھی۔ اس التماس کے ساتھ کہ یہ خط مولوی صاحب کی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے۔ اس کی نقل حضور کی خدمت میں ارسال ہے منظوری سے سرفراز فرمائیں۔ مگر تعجب ہے۔ کہ اصل مخاطب نے قریباً چار ماہ کے بعد قفلِ خاموشی توڑا ہے۔ اور وہ بھی ہمارے خط کے جواب میں نہیں بلکہ اخبار میں اعلان کے ذریعہ۔ اور حضور نے اس خط کا جواب فوری طور پر ارسال فرما دیا۔ حالانکہ حضور اصل مخاطب نہ تھے۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ حضور ہر اس امر پر گفتگو کے لئے تیار ہیں۔ جس کی بنیاد دیانتداری پر ہو چالاکیوں پر نہ ہو اور مولوی صاحب کی طویل خاموشی اُن کے مباہلہ سے گریز پر دال تھی۔

## مولوی صاحب کو دوسری چٹھی

ایک ماہ کے انتظار کے بعد مولوی صاحب کی خدمت میں دوسرا خط ارسال کیا گیا جس کی نقل حسب ذیل ہے۔

لاہور
بتاریخ ۲۱-۵-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرمی و محترمی جناب مولوی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی خدمت میں ۱۸-۴-۴۵ کو ایک چٹھی ارسال کی گئی تھی جس میں آپ کی خدمت میں فیصلہ کن طریق مباہلہ پیش کیا گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک آپکی طرف سے اس بارہ میں کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی طرف سے جواب موصول ہوچکا ہے۔ انہوں نے مباہلہ کے لئے رضامندی کا اظہار فرمایا ہے۔ آپکے جواب کا انتظار ہے۔ امید ہے آپ جلد از جلد اس نہایت ہی ضروری امر کی طرف توجہ فرمائینگے۔ تاوہ اختلاف جو سالوں سے دونوں جماعتوں کے درمیان چلا آتا ہے۔ دور ہوسکے۔ آپ کی طرف سے جواب میں تاخیر تشویشناک ہے۔ آپنے مباہلہ کیلئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو چیلنج دیا تھا۔ جس کو انہوں نے منظور فرما لیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپنے اس بارہ میں ایک ماہ سے زائد عرصہ سے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ امید ہے آپ یہ خط ملتے ہی توجہ فرمائینگے اور اپنی طرف سے منظوری کا اظہار فرما کر شکریہ کا موقع دینگے۔ والسلام

(۱) دستخط فیض الرحمن فیضی (مبایع)
(۲) دستخط محمد اسلم (غیر مبایع)

## ایک غیر متعلق کارڈ

اس خط کے جواب میں مولوی صاحب نے جس بے توجہی اور غیر دلچسپی کا ثبوت دیا وہ اس جواب سے ظاہر ہے جو عبدالوہاب نامی کسی شخص کی طرف سے ہمیں بذریعہ کارڈ موصول ہوا اور جن کو ہم دونو میں سے کوئی بھی نہ جانتا تھا۔ اس کی نقل حسب ذیل ہے۔

دارالسلام ڈلہوزی
۲۶-۵-۴۵

اخی المکرم۔ السلام علیکم۔
آپ کے دو خط امیر قوم ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچے ہیں۔ ان کا جواب ضروری نہ تھا اطلاعاً لکھا جاتا ہے کہ مباہلہ یا مباحثہ کرنا یہ میاں صاحب کا اپنا کام ہے اگر جناب میاں صاحب مباہلہ اور مباحثہ کیلئے تیار ہیں تو اُن کو ایسا اعلان کرنے سے کس نے روکا ہوا ہے۔

دستخط عبدالوہاب

صاف ظاہر ہے کہ اس خط کا مفہوم مولوی محمد علی صاحب کیطرف منسوب نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی عبدالوہاب صاحب نے اس بات کی وضاحت کی کہ وہ کون ہیں اور کس حیثیت میں خط کا جواب لکھ رہے ہیں اس لئے میں نے محمد اسلم صاحب سے کہ از غیر مبایعین سے کہا کہ اب آپ کا کیا خیال ہے وہ کہنے لگے خواہ کچھ ہو اب ہم نے اس معاملہ کو شروع کیا ہے تو چھوڑینگے نہیں۔ خواہ ہمیں خود ڈلہوزی جا کر مولوی صاحب سے ملنا ہی پڑے۔ اور انہوں نے پھر اس بات پر اصرار کیا کہ اگر

184
Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی صاحب جواب نہیں دیتے تو انکو خط لکھا جائے حتٰی کہ وہ مجبور ہو کر خط کا جواب ارسال کریں۔ اس پر ہم نے ایک اور خط مولوی صاحب کی خدمت میں تحریر کیا۔ جس کی نقل ذیل میں درج ہے۔

## مولوی صاحب کو ایک اور خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لاہور ۶/۵/۴۴ مکرمی معظمی مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ "دارالسلام" ڈلہوزی سے پوسٹ کیا ہوا ایک خط ہمارے ارسال کردہ خطوط بابت تاریخ ۱۸/۵/۴۴ اور ۲۱/۵/۴۴ کے جواب میں عبدالوہاب صاحب کی طرف سے ۲۶/۵/۴۴ کو پوسٹ ہو کر ۲۷/۵/۴۴ کو ہمیں ملا ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ ہماری دردمندانہ درخواست کو کوئی اہمیت دیتے۔ عبدالوہاب صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "ان (یعنی ہمارے خطوں) کا جواب ضروری نہ تھا۔" جس کی وجہ انہوں نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اگر میاں صاحب مباہلہ اور مباحثہ کے لئے تیار ہیں۔ توان کو ایسا اعلان کرنے سے کس نے روکا ہوا ہے۔ یہ پڑھ کر حیرت ہوئی۔ کہ جس طریق سے گذشتہ ربع صدی میں کسی امر کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ آپ نے اپنے خط میں (اگر وہ خط آپ کی طرف سے ہی ہے۔ گو بظاہر ایسا معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ نہ تو اس خط کو آپ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عبدالوہاب صاحب ہمیں خط کا جواب جو آپ کی طرف لکھا گیا تھا۔ کس حیثیت میں دے رہے ہیں۔ بہر حال وہ خط چونکہ ہمارے اس خط کے جواب میں ہے۔ جو ہم نے آپ کو تحریر کیا تھا۔ اس لئے خیال یہی ہے۔ کہ جواب کے ذمہ وار آپ ہی ہیں) اسی طریق کو دہرا دیا ہے۔ خطبات کے ذریعہ اعلانات فریقین کی طرف سے ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ جن کا نتیجہ سوائے اعلانات تک ہی محدود رہنے کے آج تک کچھ نہیں نکل سکا۔ اس لئے مناسب یہی تھا۔ کہ جو کوشش ہم نے دیانتداری کے ساتھ اور نیک نیتی کے ساتھ شروع کی تھی۔ آپ اس کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنے مباہلہ کے اعلان کے متعلق اس ترمیم کو قبول فرما لیتے۔ جو ہم نے اپنے خط مورخہ ۱۸/۵/۴۴ میں تحریر کی تھی۔ تاکہ مباہلہ کے متعلق گفت و شنید کا جلد تصفیہ ہو جاتا۔ مگر جہاں ایک طرف تو یہ ہوا۔ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے مباہلہ کی منظوری ہمیں موصول ہو گئی۔ وہاں دوسری طرف یہ ہوا۔ کہ اول تو آپ نے خط کا جواب ہی نہ ارسال فرمایا۔ اور جب یاددہانی کرائی گئی۔ تو ایسا طریق تجویز فرما دیا جس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہ ہوگا۔ کہ بات اعلانات تک ہی محدود رہ کر کسی فیصلہ کن نتیجہ پر نہ پہنچ سکے گی۔ جیسا کہ پہلے ہوتا رہا ہے۔ اس لئے مکرر گذارش ہے۔ کہ آپ ہماری اس گذارش پر نظر ثانی فرما کر اپنی طرف سے مباہلہ کی منظوری بذریعہ خط ارسال فرمائینگے۔ تاکہ مباہلہ جلد کسی آسمانی نشان کے ذریعہ حق کو آشکار کرنے کا موجب بن جائے۔ جیسا کہ پہلے بھی تحریر کیا گیا تھا۔ اور اوپر بھی درج کیا گیا ہے کہ اس ترمیم کے ساتھ جو ہم نے اپنے خط بابت تاریخ ۱۸/۵/۴۴ میں تحریر کی تھی۔ جناب میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مباہلہ کرنا منظور فرما لیا ہے۔ ان کی تحریر ہمارے پاس موجود ہے۔ جس سے وہ پھر نہیں سکتے۔ اس لئے اخباروں میں اعلان کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ غرض تو مباہلہ ہے۔ جو اخباروں میں اعلان کے بغیر بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہے۔ کہ آپ بھی اب اخبار میں اعلان پر زور نہ دیں گے۔ اور منظوری ارسال فرما کر مشکور فرمائینگے۔ والسلام

(۱) دستخط فیض الرحمن فیضی (مبایع)
(۲) دستخط محمد اسلم (غیر مبایع)

## مولوی صاحب کو چوتھا خط

جب اس خط کا بھی کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ تو پھر مولوی صاحب کی خدمت میں چوتھا خط ارسال کیا گیا۔ مگر اس اثنا میں مَیں موسم گرما کی تعطیلات کی وجہ سے اپنے وطن گجرات چلا گیا۔ اس لئے اس خط پر محمد اسلم صاحب دستخط نہ کر سکے۔ البتہ ان کو بذریعہ خط مفہوم سے آگاہ کر دیا گیا۔ چوتھے خط کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

گجرات ۱۰/۷/۴۴ مکرمی معظمی جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ۶/۵/۴۴ کو ایک خط آپ کی خدمت میں تحریر کیا گیا تھا۔ مگر آج تک آپ کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ ہمارے ہر سہ خطوط بابت تاریخ ۱۸/۵/۴۴، ۲۱/۵/۴۴ اور ۶/۵/۴۴ میں سے کسی ایک خط کا جواب بھی ابھی تک آپ کی طرف سے موصول نہیں ہوا۔ اب یہ خط بطور یاددہانی ارسال خدمت ہے۔ امید ہے۔ آپ معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر توجہ فرما کر مشکور فرمائینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے میری چٹھی مرسلہ تاریخ ۱۸/۵/۴۴ (جو آپ کو بھی بھجوائی گئی تھی) کا جو جواب موصول ہوا تھا۔ اسکی نقل درج ذیل ہے۔ (اس کے آگے حضور کی چٹھی کی نقل ارسال کی گئی۔ اس چٹھی کی نقل ابتدائے مضمون میں درج ہو چکی ہے)

براہ کرم اپنی طرف سے میری پیشکردہ اس ترمیم کے ساتھ جو میں نے اپنے خط مرسلہ ۱۸/۵/۴۴ میں آپ کو تحریر کی تھی۔ مباہلہ کی منظوری جلد از جلد ارسال فرما کر مشکور فرمائیے۔ تاکہ مباہلہ سے متعلق بقیہ امور کا فیصلہ بھی جلد از جلد ہو سکے۔

جناب کی طرف سے یہ طویل خاموشی بہت تشویشناک ہے۔ کیونکہ چیلنج مباہلہ آپ نے دیا تھا۔ اور اب جب فریق مقابل نے اسے منظور فرما لیا ہے۔ تو آپ نے خاموشی اختیار کر لی ہے۔ جو آپ کے مباہلہ سے گریز پر دلالت کرتی ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ اپنے خطبہ شائع شدہ "پیغام صلح" بابت ۱۸ مارچ پر قائم رہ کر تصفیہ کن مباہلہ سے گریز نہیں فرمائینگے۔ اور اس خط کے جواب میں منظوری عنایت فرما کر مشکور فرمائینگے۔

والسلام دستخط خاکسار الراقم

## مولوی محمد علی صاحب کا مباہلہ سے گریز

ان تمام خطوط سے ظاہر ہے۔ کہ خاکسار اور محمد اسلم صاحب دونوں نے مولوی صاحب کی بیان کردہ شق عـ۱ کو ان کے اپنے الفاظ میں درست تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ ہم نے بار بار اپنے خطوں میں اس ترمیم پر زور دیا ہے۔ جو ہم نے اپنے خط ۱۸/۵/۴۴ میں تحریر کی۔ مثلاً خط نمبر ۳ میں الفاظ کہ "اس لئے مناسب یہی تھا۔ کہ جو کوشش ہم نے دیانتداری کے ساتھ شروع کی تھی۔ آپ اس کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنے مباہلہ کے اعلان کے متعلق اس ترمیم کو قبول فرما لیتے۔ جو ہم نے اپنے خط مورخہ ۱۸/۵/۴۴ میں تحریر کی تھی۔" نیز خط نمبر ۴ میں یہ الفاظ کہ "براہ کرم اپنی طرف سے میری پیشکردہ اس ترمیم کے ساتھ جو میں نے اپنے خط مرسلہ ۱۸/۵/۴۴ میں تحریر کی تھی مباہلہ کی منظوری جلد از جلد ارسال فرما کر مشکور فرمادیں" قابل غور ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ اس امر کا ثبوت کہ ہم نے بھی شق عـ۱ کو مولوی صاحب کے اپنے الفاظ میں تسلیم نہیں کیا۔ نیز اس بات کا ثبوت کہ مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ "مرید کہتا ہے۔ کہ شق عـ۱ .... فیصلہ کن ہے۔ اور صرف اسی پر مباہلہ ہونا چاہیئے۔ خود میاں صاحب بروایت پرائیویٹ سیکرٹری کہتے ہیں۔ کہ شق عـ۱ بھی انہیں مسلم نہیں"۔ وغیرہ درست نہیں۔ اس کا ثبوت ہمارے خط نمبر ۳ کے یہ الفاظ ہیں۔ کہ "اس ترمیم کے ساتھ جو ہم نے اپنے خط بابت تاریخ ۱۸/۵/۴۴ میں تحریر کی تھی۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مباہلہ کرنا منظور فرما لیا ہے۔" اگر ہم نے مولوی صاحب کی شق عـ۱ کو مولوی صاحب کے معین الفاظ میں تسلیم کیا ہوتا۔ تو ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خط کو پڑھ کر بھی حضور کے خط کے حوالہ کے ساتھ یہ الفاظ کبھی تحریر نہ کرتے۔ کہ انہوں نے بھی ہماری ترمیم کو منظور فرما لیا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ہمارا لفظ "ترمیم" پر زور دینے کے معنی ہی یہی تھے۔ کہ ہم مولوی صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں کر رہے۔ اس لئے ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب ہمارے ساتھ اتفاق کر کے ہماری اس "ترمیم" کو جس کے ساتھ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ نے بھی اتفاق کیا ہے۔ منظور فرما لیتے۔ تو فیصلہ ہو جاتا۔ مگر یہ تو تب ہوتا۔ کہ مولوی صاحب کی خواہش مباہلہ کرنے کی ہوتی۔ لیکن یہ ساری خط و کتابت ظاہر کرتی ہے۔ کہ مولوی صاحب نے مباہلہ سے گریز کیا ہے۔ چنانچہ خطوں میں بھی ہم نے یعنی میں نے اور ان کے اپنے ایک ہم عقیدہ نے بار بار لکھا کہ "افسوس ہے آپ نے اس بارہ میں ایک ماہ سے زائد عرصہ سے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ آپ کی طرف سے جواب میں تاخیر بہت تشویشناک ہے۔" نیز "چیلنج مباہلہ آپ نے دیا تھا۔ اور اب جب فریق مقابل نے اسے منظور فرما لیا ہے۔ تو آپ نے خاموشی اختیار کر لی ہے۔ جو آپ کے مباہلہ سے گریز پر دلالت کرتی ہے"۔ یہ تھا وہ گریز جس کا ذکر میں نے اپنے مضمون کے شروع میں کیا ہے۔ اور یہی ہے وہ گریز جس پر پردہ ڈالنے کے لئے مولوی صاحب نے وہ مضمون لکھا۔ جو اخبار "پیغام صلح" ۸ راگست میں شائع ہوا۔ مولوی صاحب کو علم تھا۔ کہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(اول) ۱۱ مارچ ۱۹۴۵ء والے چیلنج مباہلہ میں جو طریق انہوں نے اختیار کیا۔ وہ خود ان کے اپنے ہم خیالوں کے نزدیک غیر منصفانہ ہے۔ (دوم) اسی لئے انہوں نے اپنے مضمون میں ہمارے پہلے خط مورخہ ۸ ہجرت کی اشاعت سے گریز کیا (سوم) مضمون میں یہ درست نہ کیا کہ خط ملک فیض الرحمٰن فیضی نے لکھا۔ حالانکہ ان کے اپنے ہم عقیدہ کے بھی اس پر دستخط موجود تھے (چہارم) یہ ادنیٰ اخلاق کا تقاضا ہے کہ انسان مخاطب کرنے والے کو جواب دے۔ مگر مولوی صاحب نے ہمارے متواتر خطاب کا کوئی جواب ارسال نہ کیا۔ حالانکہ جس معاملہ میں ہم مولوی صاحب سے مخاطب ہو رہے تھے۔ وہ ہم دونوں میں سے کسی کا ذاتی معاملہ نہ تھا۔ بلکہ ایک جماعتی امر تھا۔ مولوی صاحب کی عادت ہے اگر کوئی ان کا ساتھی ذاتی مشکلات کے متعلق مشورے کے لئے لکھے یا دعا کے لئے یا اسی طرح کے کسی غیر اہم امر کے متعلق کوئی مولوی صاحب کو خطاب کرے۔ تو وہ اس کو جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ مگر ایک ایسے اہم معاملہ کی طرف کہ جو دو جماعتوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے مولوی صاحب نے توجہ دینا ضروری نہ سمجھا جس کی صاف وجہ یہی ہے کہ مولوی صاحب ڈرتے تھے کہ کہیں مباہلہ کی یہ گفتگو پایہ تکمیل کو نہ پہنچ جائے (پنجم) جب یہ دیکھا کہ اگر یہ ساری خط و کتابت اور اس کے متعلقہ حالات اخبار میں شائع ہوگئے تو ان کی اصل حقیقت ان کی پارٹی کے افراد پر عیاں ہو جائے گی۔ جھٹ تحریف اور افترا اور گالیوں سے بھرا ایک مضمون اپنے اخبار میں چھپوا دیا۔

## خلاصہ مضمون

مندرجہ بالا سطور میں ان امور کی وضاحت کر دی گئی ہے (۱) ہم نے اپنے پہلے خط میں مولوی صاحب کی تحریرات کو ان کے اپنے الفاظ میں درست تسلیم نہیں کیا۔ یہ انکی تحریف اور افترا ہے۔ انہوں نے خط کے پورے مفہوم کو پیش نہیں کیا۔ بلکہ ایک ٹکڑے کو پیش کر کے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کی ہے (۲) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کہیں نہیں لکھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ پر فلاں اتہام باندھا ہے۔ یہ مولوی صاحب کا حضور پر "افترا" ہے (۳) مولوی صاحب نے فیصلہ کن طریق مباہلہ سے گریز کیا۔ اور حالات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد میں مولوی صاحب کے مضمون کے دوسرے حصہ کے متعلق ذرا تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا۔ کہ مولوی صاحب کے مباہلہ کے چیلنج اور اس قسم کی جو انہوں نے اٹھائی ہے۔ کیا حقیقت ہے؟ فیض الرحمٰن فیضی ایم اے

## فطرانہ عید کس شرح سے ادا کیا جائے

ماہ رمضان کی بے شمار برکات میں سے ایک خاص برکت یہ بھی ہے کہ اس مہینے میں عبادت اور ریاضت کے علاوہ صدقہ و خیرات کے مواقع میسر آتے ہیں۔ جو روحانی ترقی کی منزلیں طے کرنے میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ و خیرات کی مقدار اس مہینے میں تیز آندھی کے مشابہ بیان کی جاتی ہے۔ شریعت اسلامیہ میں صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان کے لئے ضروری قرار دی گئی ہے۔ یہ صدقہ گھر کے جملہ افراد کی طرف سے حتیٰ کہ اس روز کے پیدا شدہ بچے پر بھی واجب ہوتا ہے۔ اور صدقۃ الفطر عید کی نماز سے بہرحال پہلے ادا کرنا لازمی ہے جو فی کس ایک صاع یعنی پونے تین سیر پختہ گندم ہے جس کا نصف بھی دیا جا سکتا ہے۔ لیکن مستحب یہی ہے کہ پورا صاع دیا جائے۔ اس وقت غلہ گندم کا نرخ عموماً فی روپیہ ۵ سیر پختہ ہے اس کے مطابق پورے صاع کی قیمت ۹ اور نصف کی ۰/۴/۶ بنتی ہے

بیرونجات کے احباب گندم کے نرخ کے حساب سے اس میں کمی بیشی کر سکتے ہیں ——

اگر مقامی جماعت میں اس قسم کے غیر مستطیع اور غربا موجود ہوں۔ جو صدقہ لینے کے مستحق ہوں۔ تو فراہم شدہ رقم میں سے ان کی امداد بھی کی جا سکتی ہے۔ باقی ماندہ رقم کو مرکز میں بھیجنا چاہیئے۔ تا قادیان کے مقامی غربا و مساکین و یتامیٰ اور دار الشیوخ کے غریب طالب علموں وغیرہ پر جن کے اخراجات کی ذمہ داری سلسلہ پر ہے۔ خرچ کی جا سکے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ فطرانہ کی تمام رمضان میں ہی وصولی کرنی چاہیئے۔ تاکہ عید کے دن سے پہلے مستحقین میں تقسیم ہو سکے۔ اور وہ اس سے اپنی ضروریات کا سامان فراہم کر سکیں + ناظر بیت المال قادیان

آپ ہماری امداد کس طرح کر سکتے ہیں؟ آپ سعید روحوں کے پتے ہمیں روانہ کریں جنہیں ہم ... وغیرہ بھیج سکیں۔ اور تبلیغی خط و کتابت کر سکیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

## مسٹر مارلین والے رویا کے متعلق کچھ اور

لندن کے اخبار السٹریٹڈ (Illustrated) ۲۳ جولائی ۱۹۴۵ء میں مسٹر ہربرٹ موریسن (جو اس وقت لیبر پارٹی کی انتخابی مہم کی کمیٹی کے صدر تھے) کا پریس انٹرویو چھپا ہے جس میں انہوں نے کہا کہ ٹوری پارٹی (یعنی کنزرویٹو پارٹی) کی تحریک استصواب رائے (یعنی عام انتخابات کا مطالبہ) نے مجھے بالکل ششدر کر دیا یہ (مطالبہ یا تحریک) اہل برطانیہ کو ہاں کر دینے کے مترادف تھا۔ ہم موسم خزاں تک تعاون و اتحاد کے لئے تیار تھے۔ لیکن کنزرویٹو (پارٹی) نے انکار کر دیا۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"The Tory suggestion of a referendum shocked me It was like asking British people to say "Ja". We could have held together till autumn, but The Conservatives refused" —— Herbert Morrison

(Illustrated, London. 23 July 1945. Page 20)

انتخابات کا نتیجہ نکلنے سے تین روز پہلے یہ بیان شائع ہوا جو اس امر کا آئینہ دار ہے کہ لیبر پارٹی کے عمائدین انتخابات لڑنے کے لئے قطعاً تیار نہیں تھے۔ اور کنزرویٹو پارٹی نے اپنی کامیابی کیلئے یہ بہترین وقت سمجھتے ہوئے انتخابات کا اعلان کیا۔ یہ حقیقت کہ ظاہر حالات کے لحاظ سے آخر وقت تک شکست خوردہ فریق کو اپنی فتح کا یقین تھا۔ اور فتحیاب فریق کو اپنی کامیابی مشکوک نظر آ رہی تھی۔ جہاں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ کے مسٹر مارلین کے متعلق رویا کی صداقت کو واضح کر دیتی ہے۔ وہاں ہمارے دلوں کو اس یقین اور ایمان سے بھی بھر دیتی ہے کہ جس وقت باطل کی طاقتیں اپنے پورے سازوسامان اور شکوہ و عظمت کے ساتھ دنیا پر چھا جانے کو تیار ہوں گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ دنیا میں اسلام کے حق میں ایک غیر معمولی انقلاب پیدا کرے گا۔ اسی قادر کی قدرت کا پوشیدہ ہاتھ حرکت میں آئے گا۔ باطل پاش پاش ہو جائے گا۔ اور حق کا بول بالا ہو گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے تازہ نشانات سے مستفید ہونے کی توفیق دے۔ اور ہمیں طاقت بخشے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں ڈھال سکیں۔ کہ جس رنگ میں ہمارا رب ہم سے متوقع ہے۔ آمین

خاکسار عمر علی

## خدام الاحمدیہ ڈلہوزی کا تیسرا تبلیغی جلسہ

(۱۷ ماہ ظہور بوقت ساڑھے سات بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ ڈلہوزی کے زیر اہتمام تیسرا ایک تبلیغی جلسہ دار الواقفین کے صحن میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا منظور احمد صاحب آئی سی ایس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں تمول حضرات کے مجالس معززین احباب کو دعوت نامے بھیجے گئے۔ جو خدام نے خود پہنچائے اور زبانی بھی شمولیت کی درخواست کی۔ اس کے علاوہ مندوبین تقسیم کئے گئے۔ فرنیچر کا خاطر خواہ انتظام تھا۔

جلسہ کی کارروائی ٹھیک وقت پر شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مولوی عبد العزیز صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی آپ نے قرآن کریم اور احادیث سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت عام فہم مگر مدلل پیرایہ میں ثابت کی اور حاضرین کو بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے ملا اس سے علیحدہ اور الگ نبوت نہیں۔ بعد ازاں مولوی محمد یار صاحب عارف نے ظہور مصلح موعود پر نہایت لطیف تقریر کی۔ پہلے آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان فرمائی پھر بتایا کہ خدا تعالیٰ نے آج سے پچاس سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے "مصلح موعود" کا ایک نشان دیا تھا باوجود مخالف حالات کے آج بڑی شان سے پورا ہوا ہے پیشگوئی پڑھ کر آپ نے حاضرین کو سنائی اور بتایا کہ چونکہ یہ خدائی کلام تھا اس لئے حرف بحرف پورا ہوا۔ تقریر کے دوران میں افطاری کا وقت ہو گیا تھا۔ اس لئے حاضرین کی افطاری کرائی گئی۔ جلسہ کی حاضری اس لحاظ سے خوش کن تھی شروع سے لے کر آخر تک کارروائی سننے والوں کی تعداد پہلے کی نسبت کافی زیادہ تھی۔ لگاتار اور باقاعدگی سے جلسوں کے انعقاد نے پبلک میں دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ اور اب سنجیدہ طبع اصحاب نے جلسوں میں شمولیت اختیار کرنی شروع کی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah


باجازت امور عامہ

## ضرورت رشتہ

خاکسار کو اپنے ایک عزیز کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا اس وقت ایر فورس میں ۶۰/- روپے ماہوار پر ملازم ہے۔ عزیز موصوف مولوی فاضل و میٹرک پاس ہے۔ لڑکی نیک سیرت و خوش اخلاق اور تعلیم یافتہ ہو۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری قادیان

## حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

باجازت امور عامہ

## دو مربعہ اراضی قابل فروخت

واقعہ چک ۱۶۶ نہر مراد نزد بنگلہ ڈاہرانوالہ براستہ چشتیاں ضلع بہاول نگر ریاست بہاول پور یا مقطع اٹھائیس ہزار روپیہ میں فروخت کئے جاویں گے۔ سب روپیہ یکمشت وصول کیا جائے گا۔ سرکار میں کوئی قسط ادا نہیں کرنی پڑے گی۔ زمین آباد ہے اور پانی نہر مراد سے لگ رہا ہے۔ خریدار بالمشافہ فیصلہ کر کے باضابطہ رجسٹری کرالیں۔ رجسٹری وغیرہ کا خرچہ بذمہ خریدار ہوگا۔

(المشتہر) منشی غلام نبی ولد رکن الدین قوم راجپوت بھٹی

چک نمبر ۱۶۶ ضلع بہاول نگر ریاست بہاول پور

## غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی راہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے بھی یہی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہانوں میں فلاح پا سکتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اپنی تمام خلائق میں یہ فضل مقدر کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ولکل امۃ رسول یعنی ہر قوم کے لئے ایک رسول ہے (سورۃ یونس)۔ پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ثم ارسلنا رسلنا تترا یعنی ہم رسول متواتر بھیجتے رہے (۲۳ : ۴۴) مگر اسلام کے مبعوث ہونے سے پہلے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقرر فرمایا اور صاف جتلا دیا کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین ۵ یعنی جو کوئی اسلام کے سوا دوسرا دین چاہے گا۔ وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں نقصان پانے والوں سے ہوگا (۳ : ۸۵)

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو مقابلہ میں پیش کرے۔

ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

**درخواست دعا۔** میرے منجھلے بھائی مکرمی حیدر علی خاں صاحب دماغی امراض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ اور ان کو ملازمت پر بحال کر دے۔

خاکسار۔ شوکت علی خاں نئی دہلی۔

## خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں مقبول

ہر قسم کہنہ درد جوڑ گولیاں

ہمارے پاس پندرہ سالہ تجربہ شدہ درد نقرس۔ عرق النساء وجع الورک وغیرہ ہر قسم کہنہ درد جوڑ گولیاں موجود ہیں جس سے خلق خدا استفادہ حاصل کر رہی ہے۔ حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ کی گولیوں کے استعمال سے بفضلہ و کرمہ تعالیٰ اب بالکل آرام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ دوست فائدہ اٹھائیں۔ خلق خدا کے فائدے کے مدنظر قیمت ۸۰ گولی تین روپے دو آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

اس کے علاوہ سالہا سال سے مجرب المجرب سرمہ جالا پھولا۔ ناخونہ۔ سبل پانی بہنا۔ خارش وغیرہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم سے کم نہیں۔ قیمت دو روپیہ فی تولہ علاوہ محصول ڈاک۔ **بواسیر** کہنہ سے کہنہ بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی۔ ان گولیوں سے کلی شفا حاصل ہوتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

**تپ بخار** ہر قسم پرانے سے پرانے بخار روزانہ ہو یا تیسرے روز ان گولیوں کے استعمال سے بفضل خدا پوری شفا حاصل ہوتی ہے۔ سالہا سال سے مجرب المجرب۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

**مرہم**۔ چھوٹے بڑے کہنہ پھوڑے پھنسیوں۔ کار بنکل ناسور کے لئے اکسیر۔ قیمت فی تولہ چھ آنہ علاوہ محصول ڈاک

منیجر راجپوت دوائی گھر قادیان

## ایجنڈا

### اجلاس عام حصہ داران دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

### مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۴۵ء

حصہ داران کمپنی کا بارھواں سالانہ اجلاس مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۴۵ء بروز اتوار ۹ بجے صبح کمپنی کے صدر دفتر واقع قادیان میں منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل امور پیش کئے جائیں گے:۔

۱۔ روئیداد اجلاس گزشتہ منعقدہ ۲ جولائی ۱۹۴۴ء

۲۔ رپورٹ ڈائرکٹران معہ پڑتال شدہ فرد حسابات برائے سال ختمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۴ء اور ڈیویڈنڈ کا تعین

۳۔ شیخ نیاز محمد صاحب۔ سید محمود عالم صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان اور انجمن تحریک جدید جو بقواعد ڈائرکٹر شپ ریٹائر ہوتے ہیں کی جگہ نئے ڈائرکٹروں کا انتخاب (ریٹائر ہونے والے دوبارہ منتخب ہو سکتے ہیں)

۴۔ کمپنی آڈیٹر احمد الیاس رسل اینڈ کمپنی بروئے انڈین کمپنیز ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۱۳ء ریٹائر ہوتے ہیں۔ اور آئندہ سال کے لئے اپنے آپ کو دوبارہ انتخاب کے لئے پیش کرتے ہیں۔

۵۔ آڈیٹرز کا انتخاب اور ان کی فیس کا تعین

قادیان یکم اگست ۱۹۴۵ء

چیئرمین بورڈ آف ڈائرکٹرز

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۲۱ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ غور کر رہی ہے۔ کہ ان ہندوستانیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ جو جاپانیوں کے ساتھ جا ملے تھے۔ ان کے کیس بہت سرعت اور ہمدردی کے ساتھ دیکھے جا رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ جلد ہی ایک اعلان میں بتایا جائیگا۔ کہ گورنمنٹ ان کے متعلق کیا رویہ اختیار کرے گی۔

منیلا ۲۱ اگست۔ جاپانی اور امریکی ڈیلیگیٹوں میں جاپان کے ہتھیار ڈالنے کے متعلق ابتدائی بات چیت ساڑھے پانچ گھنٹے کے بعد ختم ہو گئی۔ اس میں جاپانی نمائندوں سے جاپان خاص میں فوجیں اتارنے کے متعلق بندرگاہوں اور ہوائی بندرگاہوں کی سہولیات کے متعلق سوالات دریافت کئے گئے۔

منیلا ۲۱ اگست۔ جاپانیوں سے ہتھیار ڈلوانے کے متعلق جو ابتدائی بات چیت ہوئی۔ اس پر برطانوی اخبارات جاپان کے حقیقی ارادوں کے متعلق شکوک کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور اس امر پر زور دے رہے ہیں۔ کہ جاپان کو اپنی شکست کا اعتراف کرایا جائے۔

ماسکو ۲۱ اگست۔ روسی گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ منچوریا کے اکثر محاذوں پر جاپانیوں نے مزاحمت ختم کر دی ہے۔ روس کی طیارہ بردار فوجیں ہاربنگ۔ کلاٹن اور دیگر مقامات پر اتر گئیں۔

ماسکو ۲۱ اگست۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے آرگن "پروودا" نے جاپانیوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ انتقام کی خفیہ اپیل کے لئے شہنشاہ کے خاص حربے کو استعمال کر رہے ہیں۔

ماسکو ۲۱ اگست۔ ایک روسی اعلان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے بہت سے حصوں میں لڑائی بند کر دی ہے۔ وہ جاپانی فوجوں سے ہتھیار ڈلوا رہے ہیں۔ کل جن فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ ان سے قیدیوں کی تعداد میں ایک لاکھ بیس ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔

لاہور ۲۱ اگست۔ وزیر اعظم پنجاب نے ایک براڈ کاسٹ میں اتحادیوں کی فتح پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ پنجاب نے جنگی قرضوں میں ۳۶ کروڑ روپیہ اور دوسرے کاموں میں بھی مدد کی۔ پنجاب کے بہادر سپاہیوں کو اب واپسی پر جن تکالیف کا سامنا ہوگا۔ ان کا تدارک کرنے کے لئے حکومت نے بعد از جنگ کا ایک وسیع پروگرام تیار کر لیا ہے۔ جس کے ماتحت صوبہ بھر میں نئی نہروں، سڑکوں۔ سکولوں اور ہسپتالوں کا ایک وسیع جال بچھا دیا جائیگا۔ دریاؤں پر بند لگا کر بجلی اتنی کثیر تعداد میں پیدا کی جائیگی جو صوبہ کے ہر حصہ میں بڑے بڑے کارخانوں اور گھریلو صنعتوں کے لئے سستے داموں پر دستیاب ہو سکے گی۔ اس سکیم پر ایک سو کروڑ روپیہ کے قریب خرچ کرنے کی تجویز ہے۔

مالٹا ۲۱ اگست۔ جہازوں کے ذریعہ ہندوستان کو بھیجے جانے کے لئے کینیڈا سے گندم یہاں پر لائی جا رہی ہے۔

کلکتہ ۲۱ اگست۔ مسز سرلا دیوی چودھرانی کا ۷۳ سال کی عمر میں اپنے مکان واقعہ علی پور میں انتقال ہو گیا۔ یہ چودھری رام بھجدت صاحب مشہور آریہ لیڈر کی بیوی تھیں۔

نیویارک ۲۱ اگست۔ جاپان کے وزیر اعظم نے کیبنٹ کا خاص اجلاس بلایا۔ اور جاپان کے سامنے جو فوری مسائل ہیں۔ ان پر غور کیا گیا۔ جاپانی خبر رساں ایجنسی کا اعلان ہے۔ کہ وزیر اعظم نے سورج دیوتا کے مندر میں جا کر اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا۔ کہ وہ قومی پالیسی کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی سختیاں اور مصائب برداشت کریں گے۔ جاپان کے سامنے اس وقت سب سے اہم سوال ملک میں قانون اور امن کو بحال رکھنا ہے۔

نئی دہلی ۲۱ اگست۔ جنگی خدمت کے سلسلہ میں جو قربانیاں منظور کی گئی ہیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ انڈین سول سروس اور انڈین پولیس میں جو نئے افسر بھرتی کئے جائینگے۔ ان کو پنشن نہیں دی جائیگی۔ اور یہ افسر پانچ سال کی ملازمت کے بعد رضاکارانہ طور پر ریٹائر ہو سکیں گے۔

سیالکوٹ ۲۱ اگست۔ یونینسٹ پارٹی کے امیدوار چودھری غلام رسول ایم ایل اے مسلم لیگ کے امیدوار چودھری سرفراز خاں سے ۳۵ ووٹوں کی زیادتی سے سیالکوٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کے وائس چیرمین منتخب ہو گئے۔

منیلا ۲۱ اگست۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایک سو سے زیادہ اتحادی بحری جہازوں کا بیڑا جاپان کے سمندر کے قریب تیار کھڑا ہے۔ اور وہ خلیج ٹوکیو میں داخل ہونے کے لئے احکام کا منتظر ہے۔

آرہ ۲۱ اگست۔ سیشن جج آرہ نے پنجاب میل کو پٹڑی سے اتارنے کے الزام میں چار اشخاص کو سزائے موت اور چار کو حبس دوام کا حکم سنا دیا۔ چار اشخاص کو جن میں اقبالی ملزم بھی شامل ہے۔ بری کر دیا۔

اسکندریہ ۲۱ اگست۔ عراق کے وزیر اعظم حمیدی الغشاشی نے صدر ٹرومین کے اس تازہ بیان کا جواب دیا۔ جس میں موصوف نے فلسطین میں یہود کو بسانے کی حمایت کی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ فلسطین ایک عرب ملک ہے۔ اور صیہونیوں کی تمام کوششوں کے علی الرغم وہ عرب ملک ہی رہے گا۔ مسئلہ فلسطین کا حل مشرق وسطیٰ ہی کرے گا۔ اور امریکہ یا کسی دوسرے ملک کو مداخلت کا کوئی حق نہیں عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل ایم عزام بک نے بتایا۔ صدر ٹرومین کے بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ امریکہ اور عربوں کے درمیان مکمل سمجھوتہ کے مطابق فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ جاری رہے گا۔ عزام بک نے بتایا۔ کہ ہم جانتے ہیں۔ اور برطانیہ بھی جانتا ہے۔ کہ فلسطین میں یہود آباد کاروں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

نئی دہلی ۲۱ اگست۔ آج قصر نائب السلطنت سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات آج سے بہت پہلے ہو جانے چاہئیں تھے۔ جو نہ ہو سکے۔ اب گورنمنٹ برطانیہ اور صوبوں کے گورنروں کے مشورہ سے طے کیا گیا ہے۔ کہ انتخابات جلد سے جلد کر دیئے جائیں۔ سنٹرل اسمبلی یکم اکتوبر سے ختم ہو جائیگی اور ۱۹۴۶ء کے بجٹ سیشن سے پہلے پہلے اس کے انتخابات مکمل ہو جائینگے۔ تاکہ نئے ممبر بجٹ پر رائے دے سکیں۔ صوبائی اسمبلیوں میں عام انتخاب کا حکم صوبوں کے گورنر جاری کرینگے کونسل آف سٹیٹ کے ووٹروں کی فہرستیں چونکہ تیار نہیں۔ اس لئے وہ یکم مئی ۱۹۴۶ء کو ختم ہوں گی۔

منیلا ۲۱ اگست۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر موسم اچھا رہا تو دس دن کے اندر اندر اتحادی فوجیں جاپان میں اتر جائینگی۔ انہوں نے اپنے دستخطوں سے اعلان کیا ہے۔ امید ہے۔ کہ جاپانی کسی خون خرابہ کے بغیر فوجوں کو اترنے دیں گے۔ یہ بھی کہا۔ جو فوجیں اتریں گی۔ وہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار رہینگی۔

منیلا ۲۱ اگست۔ جاپان سے ہتھیار ڈالنے کے متعلق جو ڈیلیگیشن یہاں آیا تھا۔ کل اس کے ممبر ہوائی جہازوں کے ذریعے واپس روانہ ہو گئے۔ انہیں ۲۵ صفحات کی ہدایات اتحادی فوجوں کے اترنے کے متعلق دی گئی ہیں۔ کہ جاپانیوں کو ان پر عمل کرنا ہوگا۔

ماسکو ۲۱ اگست۔ روسی فوجوں نے سارے منچوریا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور تمام جاپانی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

کانڈی ۲۱ اگست۔ کل لارڈ مونٹ بیٹن نے ریڈیو کے ذریعہ یہ ہدایت جاری کی۔ کہ جاپان کے نمائندوں کو جمعرات تک رنگون پہنچ جانا چاہیئے۔ اور شاہ جاپان کو اپنے دستخطوں سے سمجھوتہ پر عمل کرنے کا پورا پورا اختیار دینا چاہیئے۔

پیرس ۲۱ اگست۔ صدر ٹرومین سے ملاقات کے لئے جنرل ڈیگال امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔

دہلی ۲۱ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برما سے جو لوگ دوران جنگ میں چلے گئے تھے انہیں فوراً واپس آنے کی ابھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ وہ اس وقت تک انتظار کریں۔ جب تک سرکاری اعلان نہ ہو۔ اور جب تک برما میں تعلیم کا انتظام نہ ہو جائے۔ اس وقت تک بچوں کو سکولوں سے نہ ہٹائیں۔


## نیٹ بہرا پن

کم سننے۔ شک سے سننے۔ آوازیں ہونے درد۔ زخم۔ ناسور۔ پھنسی۔ ورم۔ کان بہنے اور کان کی تمام بیماریوں کی مشہور دنیا پر بے نظیر باکمال دوا

### روغن کرامات

فی شیشی دو روپیہ ۲/- تین شیشی پر محصولڈاک معاف

### نمادری سرمہ

ضعف بصارت پر جادو اثر ہے۔ محافظ چشم ہمیشہ استعمال کے قابل ہے۔ فی ماشہ آٹھ آنہ۔ اپنا پورا حال بتہ صاف لکھیں۔ پتہ:۔ بہرا پن کی دوا بلب اینڈ سنز دمیڈلٹ، پیلی بھیت۔ یو۔پی


دہلی ۲۱ اگست۔ [illegible] اتحادی ملکوں کے علاوہ کینیڈا۔ فرانس۔ نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا اور ہالینڈ کے ملکوں سے بھی کہا گیا ہے۔ کہ اپنے اپنے نمائندے صلح کی شرائط طے ہونے کے موقع پر ٹوکیو میں بھیجیں۔